ڈنمارک میں اُردو زبان و ادب: ایک طائرانہ نظر

محمد شعیب اسلم

اسکالر پی۔ ایچ۔ ڈی شعبۂ اردو، منہاج یونیورسٹی، لاہور

ڈاکٹر فضیلت بانو

استاد شعبۂ اردو، منہاج یونیورسٹی، لاہور

Abstract

Urdu has a long-standing tradition in Denmark, dating back to 1620. The publication of an Indian Urdu dictionary in 1741 marked a significant development in this tradition. Initially, Christian missionaries also published a few religious pamphlets. Writers representing all literary genres have engaged in Urdu literary creation. The poetry of some classical urdu poets has been translated into Danish, along with the prose works of several prominent Urdu prose writers.

In the 1960s, when thousands of Pakistanis migrated to Denmark for employment, this literary tradition gained further momentum. Over time, approximately thirty magazines and journals were launched. Watan News International has been published continuously for the past fifteen years.

Several individuals have played a vital role in promoting Urdu poetry in Denmark, including Zafar Awan, Nasr Malik, Iqbal Akhtar, Fawad Karamat, Kamran Iqbal Azam, Abu Talib, Safdar Ali Agha, Nosheen Iqbal, and Adeel Tahir Asi. In the promotion of Urdu prose, notable contributors include Tahira Shamim Hussain, Islam Saqi, Maqbool Bhatti, and Ghulam Sabir.

In addition, platforms like YouTube bloggers, radio, and social media are actively being used for the dissemination and promotion of the Urdu language.

Keywords: Denmark, Urdu, Translations, Poetry, Prose, Poets, Prose Writers, Magazines and Journals, Social Media.

ڈنمارک میں اردو کی روایت بہت قدیم ہے۔ اس کی ابتدا ۱۶۲۰ء میں ہوئی۔ ۱۷۴۱ء میں ہندوستانی اردو لغت کی اشاعت سے یہ سلسلہ آگے بڑھا۔ عیسائی مشنری نے ابتدائی طور پر چند مذہبی رسالے بھی شائع کروائے۔ تمام

اصناف سخن میں طبع آزمائی کرنے والے موجود ہیں۔ اردو کے چند کلاسیکی شعرا کے کلام کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح چند بڑے نثر نگاروں کی تخلیقات کے تراجم بھی کیے گئے۔ ۱۹۶۰ء کے عشرے میں جب ہزاروں پاکستانی روز گار کے سلسلے میں ڈنمارک پہنچے تو اس روایت میں بہت تیزی آئی۔ مختلف اوقات میں کم و بیش تیس رسائل و جرائد کا اجرا ہوا۔ "وطن نیوز انٹر نیشنل" پندرہ سال سے لگاتار شائع ہو رہا ہے۔ ڈنمارک میں اردو شاعری کے فروغ میں ظفر اعوان، نصر ملک، اقبال اختر، فواد کرامت، کامران اقبال اعظم، ابو طالب، صفدر علی آغا، نوشین اقبال اور عدیل طاہر آسی اپنا بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں۔ اردو نثر کے فروغ میں طاہرہ شمیم حسین، اسلام ساقی، مقبول بھٹی اور غلام صابر کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ یوٹیوب بلاگرز، ریڈیو اور سوشل میڈیا کے ذرائع استعمال کر کے بھی اردو کی ترویج و اشاعت جاری ہے۔

کلیدی الفاظ: ڈنمارک، اردو، تراجم، شاعری، نثر، شعرا، نثر نگار، رسائل و جرائد سوشل میڈیا۔

ڈنمارک میں اردو کے حوالے سے جو کام ہوا ہے اس کی تاریخ بہت پرانی ہے اور پچھلے پانچ چھ عشروں سے یعنی عصر حاضر میں اب جو اردو زبان و ادب یہاں فروغ پا رہا ہے اس کی بھی اپنی ہی داستان ہے۔ ڈنمارک میں صرف اردو ہی نہیں بلکہ بر صغیر کی بڑی بڑی زبانوں کے ادب پر بھی بہت پہلے سے کام ہو چکا ہے اور ہو رہا ہے۔ سنہ سولہ سو بیس (۱۶۲۰ء) میں ڈنمارک کے شاہ کرسچن چہارم نے اپنے دو ایلچیوں کو متحدہ ہندوستان کے کے علاقے کرناٹک و تامل ناڈو کی ایک ساحلی ریاست تھنجور کے راجہ رگھوناتھ نائیک کے پاس بھیجا اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ سلطنت ڈنمارک اور تھنجور کے درمیان دوہری تجارت کا معاہدہ ہوا اور ڈنمارک نے وہاں اپنے قدم جما لیے۔ اور پھر ڈینش استعماریت کا علاقہ تھنجور سے سیر ام پور تک پھیل گیا اور یہاں سنہ سولہ بیس (۱۶۲۰ء) سے لے کر سنہ سترہ سو پچپن

(۱۶۵۵ء) تک ڈینش گورنر اور پادری کام کرتے رہے۔ کلکتہ سے کوئی دو سو پینتیس میل دور شمال مشرق میں واقع سیرام پور میں ہندوستان کا پہلا لیتھو چھاپہ خانہ قائم کیا گیا تھا جس کے لیے تمام مشینیں ڈنمارک کے شہر البورگ سے دارالحکومت کوپن ہیگن لائی گئیں اور پھر وہاں سے بحری جہاز کے ذریعے ہندوستان پہنچائی گئیں۔ اس چھاپہ خانہ پر سب سے پہلے ڈچ و پالی زبان کی لغت شائع کی گئی۔ اور پھر اسی چھاپہ خانہ سے مسیحی لٹریچر اور مذہبی مناجاتیں مختلف ہندوستانی زبانوں میں چھوٹے چھوٹے کتابوں کی صورت میں شائع کیے جاتے رہے جن میں اردو (جسے تب ہندوستانی کہا جاتا تھا) میں لکھے ہوئے کتابچے بھی شامل تھے۔ سنسکرت ادب کا معروف ڈرامہ ''مٹی کی گاڑی'' کا ترجمہ پہلی بار اٹھارہ سو ستر (۱۶۷۰ء) میں ہوا اور پھر اسے جدید ڈینش زبان میں سنہ انیس سو انیس (۱۹۱۹ء) میں دوبارہ شائع کیا گیا۔

ڈنمارک اور اردو کا تعلق بہت پرانا ہے۔ بنیامین شلز (اصل تلفظ بنجمن ہے) جو جرمن النسل ڈینش شہری اور ایک نامور عیسائی مبلغ اور کئی مشرقی زبانوں کے ماہر تھے، انہوں نے سنہ سترہ سو اکتالیس (۱۷۴۱ء) میں ابتدائی دور کی ایک ہندوستانی (اردو) گرامر شائع کی اور چھوٹی چھوٹی کئی کتابیں لکھیں۔ گرامر کی اس کتاب کی اشاعت تاریخ کے بارے میں تضاد پایا جاتا ہے لیکن اصل سنہ اشاعت سترہ سو اکتالیس (۱۷۴۱ء) ہے۔ اس کتاب کا نام بھی لاطینی زبان میں ہے یعنی یہ "GRAMMATICA HINDOOSTANICA" کہلاتی ہے۔ اس میں اردو الفاظ عربی رسم الخط میں لکھے گئے ہیں اور ان کا تلفظ لاطینی زبان میں دیا گیا ہے اور تشریح دیوناگری میں کی گئی ہے۔۔۔ بنجمن شلز نے اردو گنتی اور محاورات پر بھی چند ایک کتابچے اردو میں شائع کیے اور پھر انہوں نے کتاب مقدس سے پیدائش کے پہلے چار ابواب کا اردو ترجمہ سنہ سترہ سو پینتالیس و چھیالیس میں کیا اور شائع کرایا۔ اس طرح انہوں نے دانیال کی کتاب کا ترجمہ سنہ سترہ اڑتالیس میں شائع کرایا اور پھر کتاب مقدس کے کئی حصوں کے تراجم اردو میں شائع ہوئے مثلاً رسولوں کے اعمال، سنہ سترہ سو انچاس میں، یعقوب کا خط سترہ سو پینسٹھ میں، مرقس کی انجیل سترہ سو اٹھاون میں، یوحنا

کی انجیل مع مکاشفہ بھی اسی سال یعنی سترہ سو اٹھاون اور اس کے ساتھ اسی سال نیا عہد نامہ اور مکاشفہ یوحنا کا اردو ترجمہ بھی بنجمن شلز نے کیا اور شائع کرایا۔

ایک اور ڈینش مستشرق اوارس ایبل بھی تھے جنہوں نے سنہ سترہ سو بیاسی (۱۷۸۲ء) میں اردو زبان میں ایک فرہنگ مرتب کی اور یہ ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن ہی سے شائع ہوئی اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ اردو زبان کی یہ پہلی کتاب تھی جو ڈنمارک ہی میں شائع ہوئی اس میں ترپن الفاظ کے معانی کا گیارہ زبانوں سے موازنہ کیا گیا تھا جن میں اردو بھی شامل ہے۔ ہندو پاکستان کے ادب سے ''کبیر کے ایک سو دوھے'' اور معروف صوفی سنت، حضرت عنایت خان کی کتاب ''گیان، ودان، فرمان'' اور شاہ ادریس کی کتاب ''داستان صوفیار و درویش'' بالترتیب انیس سوانسٹھ اور انیس سو بیاسی میں شائع ہوئیں۔

برصغیر کی کم سے کم پندرہ مختلف زبانوں کے ادب کا ڈینش میں ترجمہ سنہ اٹھارہ سو سے لے کر اب تک کیا جاچکا ہے۔ ان میں اردو ادب کے حوالے سے شاعری سر فہرست ہے اور جن اردو شعراء کا کلام ڈینش زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے ان میں آخری تاجدار ہند بہادر شاہ ظفر، سید محمدی میر سوز، اشک، دلہن بیگم، مینائی، غالب، اقبال، سید محمد حیدر بخش، کمال الدین حسین شاہ، مومن، غلام ہمدانی مصحفی، میر حسن، میر انشاء اللہ خان، میر تقی میر، عبد اللہ یحییٰ خان، شاہ محمد ولی، میر اجی، امیر خسرو، بابا گرونانک، کالیداس، بھلے شاہ، شاہ عبد الطیف بھٹائی، رحمان بابا، خوشحال خان خٹک کا کلام شامل ہے۔ اس کے علاوہ فیض احمد فیض، جان ایلیا، احمد فراز، کشور ناہید، فہمیدہ ریاض، عبید اللہ علیم، افتخار عارف اور ساقی فاروقی کے کلام کا ڈینش زبان میں ترجمہ ملتا ہے۔ ان سب شعراء کا منتخب کلام ڈینش زبان میں، مختلف انتھالوجیز اور ادبی رسالوں کی زینت بن چکا ہے۔ ڈاکٹر وزیر آغا کی طویل نظم ''آدھی صدی بعد'' کا ترجمہ موجود ہے

اور اسی سلسلے کو اگر ہم اپنے پڑوسی ملک ہندوستان کے اردو شعراء سے ملالیں تو بلراج کومل، علی سردار جعفری، اختر الایمان اور بشیر بدر اور ف۔ س۔ اعجاز کی نظموں کے تراجم بھی نظر آتے ہیں۔

جن اردو افسانوں اور کہانیوں کے ڈینش زبان میں تراجم موجود ہیں ان کے مصنفین میں، انتظار حسین، خواجہ احمد عباس، منشی پریم چند، سعادت حسن منٹو اور عصمت چغتائی سر فہرست ہیں جبکہ احمد ندیم قاسمی، ابدال بیلا، رشید امجد اور احمد ہمیش بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ لاہور کے ایک نوجوان ادیب، دانیال معین الدین کی نو کہانیوں کا ایک مجموعہ بعنوان "ANDRE STEDER, ANDRE DROMME" یعنی "مکان ھای دیگر، رویاھائی دیگر" یا آسان اردو میں "دیگر مقامات، دیگر خواب" کے نام سے دو سال پہلے شائع ہوا ہے۔ کسی پاکستانی ادیب کی کہانیوں کا یہ پہلا مجموعہ ہے جو کتابی صورت میں سامنے آیا ہے۔ یہ کہانیاں پہلے انگریزی زبان میں امریکہ میں کتابی صورت میں شائع ہوئی تھیں۔

مختصر یہ کہ اہل ڈنمارک کی اردو کے لیے خدمات کا وہ سلسلہ جو سنہ سولہ سو بیس میں شروع ہوا اور سنہ سترہ سو اٹھاون تک ایک تسلسل کے ساتھ جاری رہا۔ اب پچھلے تیس چالیس سال سے یہ ایک نئے انداز میں پھر سے جاری ہے۔ اور وہ یوں کہ سنہ انیس سو ساٹھ کے عشرے میں ایک بڑی تعداد میں پاکستانی بسلسلہ روز گار ڈنمارک پہنچے اور جب انہوں نے یہاں اپنے قدم جما لیے تو انہوں نے اپنے بال بچوں کو بھی وہاں بلا لیا۔ فی الوقت ایک محتاط اندازے کے مطابق ڈنمارک میں پاکستانی النسل افراد کی تعداد کم سے کم پینتیس چالیس ہزار ہے اور اب گرین کارڈ کی سہولت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اعلیٰ تعلیم یافتہ پاکستانی نوجوان بھی یہاں پہنچ رہے ہیں اور یوں اس تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ عہد حاضر میں ڈنمارک میں اردو کی ابتدا انہی پاکستانی تارکین وطن کی آمد سے ہوئی۔

پچھلے تیس پینتیس سال کے دوران ڈنمارک سے اردو کے کم و بیش تیس بتیس رسائل و جرائد وقتاً فوقتاً جاری ہوئے لیکن اپنا تسلسل جاری نہ رکھ سکے۔ ان میں سے کئی تو ایک ایک دو دو شماروں کی اشاعت کے بعد بند ہو گئے اور کچھ تین تین چار ماہ جاری رہنے کے بعد غائب ہو گئے۔ فی الوقت اردو کا ایک جریدہ، وطن نیوز انٹر نیشنل، پچھلے پندرہ برس سے باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔ یہ جریدہ پاکستان میں طبع ہوتا ہے اور ڈنمارک میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ اقبال اختر، کامران اقبال اعظم، صفدر علی آغا، ترغیب بلند نقوی کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور صدف مرزا کا ایک مجموعہ بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ طاہرہ شمیم حسین پہلی ادیبہ ہیں جن کا ناول ''جہنم کے اس پار'' شائع ہوا ہے۔ ڈنمارک سے شائع ہونے والا یہ پہلا اردو ناول ہے۔ محمد رمضان معروف بلاگر ہیں اور پاکستان کے روزنامہ ''ڈان'' کے اردو ایڈیشن میں ان کے تصویری بلاگ اپنی نوعیت بہت ہی منفرد ہوتے ہیں۔ زراعت کے موضوع پر ان کی کچھ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ انہوں نے ڈرائیونگ سیکھنے کے خواہشمندوں کے لیے اردو میں ''تھیوری'' کی ایک کتاب بھی مرتب کی ہے۔ اور ابھی حال ہی میں ان کی ایک کتاب بعنوان ''تحریر سے تقریر تک'' شائع ہوئی ہے۔ ظفر اعوان پنجابی و اردو میں شاعری کرتے ہیں اور ان کی پنجابی شاعری کا ایک مجموعہ ''زیویں سدھراں دی'' ابھی حال میں شائع ہوا ہے۔

ڈنمارک میں اردو شاعری اور نثر کے حوالے سے معروف نام نصر ملک کا ہے۔ جنہوں نے اردو شاعری اور نثر کے حوالے سے بہت کام کیا ہے اور اب بھی پوری آب و تاب سے اردو کی خدمت میں سرگرداں ہیں ڈنمارک میں نصر ملک اردو زبان و ادب کی چلتی پھرتی لائبریری ہیں۔

اردو کی تمام اصناف کے اندر انہوں نے طبع آزمائی کی ہے اور اس کا حق ادا کیا ہے ان کی شاعری کے اندر وطن ثانی کا موضوع جھلکتا ہے اور نثر کے اندر جدید دنیا کے تقاضے ملتے ہیں۔ سب سے بڑا کام اردو ڈینش ڈکشنری ہے جو ان کی مسز ہما نصر نے ان کے ساتھ مل کر تالیف کی ہے۔ یہ کتاب اپنی نوعیت میں بہت منفرد ہے۔

ڈنمارک کی اسٹیٹ لائبریری میں "تارکین وطن کے لیے ادب" کے شعبہ اردو میں کم و بیش تین ہزار اردو کتابیں موجود ہیں اس کے علاوہ وہاں پشتو، پنجابی، ہندی اور تامل زبانوں میں بھی کتابیں موجود ہیں۔ اردو کے ڈراموں اور گیتوں کے سی ڈی اور کیسٹ بھی کافی تعداد میں موجود ہیں جبکہ قارئین کو ان کی دلچسپی کی اردو کتابوں کی فراہمی کی سہولیات بھی مہیا ہیں۔

ڈنمارک کے پبلک سکولوں میں بچوں کو ان کی مادری زبان کی تعلیم کا سلسلہ ایک مدت تک جاری رہا اور پاکستانی بچوں کو اردو کی تعلیم دینے کے لیے اساتذہ کی ایک کھیپ تیار کی گئی۔ سکولوں میں اردو کی تعلیم کا وہ پہلے والا سلسلہ تو رہا نہیں البتہ کچھ شرائط کے ساتھ یہ سہولت کچھ حد تک اب بھی موجود ہے۔ کوپن ہیگن میں پاکستانیوں کا اپنا ایک پرائیویٹ سکول "جناح سکول انٹرنیشنل" کے نام سے قائم ہے جہاں بچوں کو اردو زبان کی تعلیم دیئے جانے کا بندوبست ہے۔ کچھ اسلامک سنٹر بھی اردو زبان کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔

ڈنمارک میں لکھنے والے شعراء بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ اقبال اختر، ادبی تنظیم، "اردو فورم" کے سربراہ ہیں۔۔۔ ان کا نمونہ کلام حاضر ہے:

ے یہ ویرانی ، یہ تنہائی کی شب ، کیسے بسر ہوگی
کسی نازک بدن کے دل میں گھر کرنا ضروری ہے ۱؎

ے یہاں نوائے مسرت صدائے نوحہ ہے
دیارِ غیر میں اختر اُداس رہتا ہے ۲؎

ے ہر اک رُت میں نظر کے سامنے ہے اِک نیا منظر
یہ منظر کس طرح دیکھے نظر ، فرصت نہیں ملتی ۳؎

فواد کرامت جتنی ایک ہنس مکھ شخصیت ہیں، شاعری کے اعتبار سے اتنے ہی سنجیدہ ہیں۔۔۔۔ نئے موضوعات۔۔۔۔ ملاحظہ کیجیے:

ے نہ پوچھ آئے ہیں منزل کو چھوڑ کر کیوں کر
کہ نارسائی ادھر اس قدر ہے کیا کہیئے ۴؎

ے کیا نئے زخم مرا کرب نکھاریں دیکھو
آج پھر وقت کے ہاتھوں میں ہیں کچھ سنگ نئے ۵؎

کامران اقبال اعظم کا شعری مجموعہ ''اس کا وعدہ تھا کل شام'' شائع ہو چکا ہے۔۔۔اُن کے دو شعر:

ے انہیں پوچھو کہ کن حالات میں رکھا ہوا ہے
خوشی نے بھی جنہیں صدمات میں رکھا ہو گا ٦؎

ے جو پس منظر میں تھا وہ پیش منظر کی طرف ہے
نکل کے گھر سے بھی میرا سفر گھر کی طرف ہے ۷؎

ابو طالب، شہر تہذیب و ادب لکھنو سے تعلق رکھتے ہیں اور غزل گوئی میں یکتا ہیں، دو شعر ان کے حاضر ہیں:

ے یوں بھی نئی زمین پہ ہم کو ملا ہے سچ
جیسے ہر اِک کتاب میں ہم نے پڑھا ہے جھوٹ ۸؎

ے یہ ہم زباں ہیں جو میری زباں نہیں سمجھے
سہل سی بات بھی اُن کے لیے ثقیل ہوئی ۹؎

چھوٹی بلکہ بہت چھوٹی بحر میں لکھنے والے صفدر علی آغا کا مجموعہ کلام ''تیری باتیں'' شائع ہو چکا ہے۔۔۔ اسی سے دو شعر:

ے تیرا ساتھ دل سے بہت بے محل ہے
نگاہوں میں یہ لمحہ پھرتی اجل ہے ۱۰ے

ے دھوپ ، ہوا اور پھول سماں ہے
اُس کے آنے کا امکاں ہے ۱۱ے

نوشین اقبال نسائی لہجے کی ایک منفرد شاعرہ ہیں اور اظہار کے پیرائے میں بڑی گہری بات آسان لفظوں میں کہنے کا گر جانتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ ان کا نمونہ کلام حاضر ہے:

ے بھنور سے بچ کے آخر کیا کروں میں
میرے آگے کنارے جل رہے ہیں

ے میرے شہروں میں نفرت ناچتی ہے
محبت کے منارے جل رہے ہیں ۱۲ے

اور پھر نوشین کا یہ طرز تکلم سماعت فرمایئے:

ے میں ایک ماں ہوں میری اپنی ذات کوئی نہیں
میں خود کو مار کے ممتا بچا کے بیٹھی ہوں
ے اُسے تو یاد نہیں اُس نے کیا ستم توڑے
کمال یہ ہے! میں سارے بھلا کے بیٹھی ہوں ۱۳ے

اور ہاں، یہ بھی سنیئے:

ے عشق کو دل کا آبلہ دیکھا
حوصلہ دیکھ میں نے کیا دیکھا
میکدے میں سراب کے جیسے
بس تیرا عکس جا بجا دیکھا ۱۴ے

ے آج پھر پڑ گئی نظر ان پر
آج پھر حشر یادگار ہوا
ے آج پھر خواب بک گئے سارے
آج پھر خوب کاروبار ہوا ۱۵ے

شعر گوئی کا منفرد انداز لئے اور اپنے اظہار کا الگ رنگ رکھنے والے، غزل کی کلاسیکل روایات کے امین، طاہر عدیل کا شعری مجموعہ ''کوئی دوسرا نہیں'' شائع ہو چکا ہے اور اسے کافی پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔۔۔۔۔ طاہر عدیل کے دو شعر:

ے دل و دماغ میں ہیں وہم اور گمان بہت
دکھائی دیتا نہیں جس کے ہیں نشان بہت

ے بدلتی جاتی ہیں اقدار جس طرح طاہر
میں سب یہ دیکھ سکوں ، مجھ میں اتنی تاب کہاں ۱۶

عدیل طاہر آسی اگرچہ نظم و غزل بھی لکھتے ہیں لیکن انہوں نے نعت گوئی میں شہرت پائی ہے ان کے دو شعری مجموعے، ''شہر خواب سے آگے'' اور ''ذکر رسالت مآب ﷺ'' شائع ہو چکے ہیں۔ ظفر اعوان پنجابی و اردو دونوں زبانوں میں شاعری کرتے ہیں۔۔۔ ان کا اردو مجموعہ ''آرزوئے سحر'' بھی شایع ہو چکا ہے۔۔۔ ان کے علاوہ کچھ دوسرے شعراء اور کچھ ''خانہ ساز قسم کی'' ادبی نظیمیں بھی ہیں جو اپنی اپنی بساط کے مطابق اردو کی ترویج کے لیے کوشاں رہتی ہیں۔

ڈنمارک میں اردو کے نام پر کئی ایک تنظیم بنتی رہیں بکھرتی رہیں۔۔۔ ان کا کام صرف مشاعروں کا انعقاد کرنا ہوتا تھا۔ فی الوقت تین تنظیمیں متحرک ہیں، ان میں اپنی کارکردگی کے لحاظ سے ادبی و ثقافتی تنظیم۔۔۔ ''بیلی'' کا پلہ بھاری ہے۔ ''اردو فورم'' سال میں دو بار مشاعرہ کرانے کی اپنی رسم پر ابھی تک گامزن ہے۔ ''کہانی گھر'' کے نام

سے صائقہ رازی کی تنظیم مطالعہ اقبال کے ماہر شوکت علی کے اشتراک سے، بچوں کو اردو زبان وادب کی جانب لانے کے لیے بہترین کردار ادا کر رہی ہے اور اسے والدین کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔ڈنمارک میں اب تک جن شعراء کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں، ان میں نصر ملک، اقبال اختر، علی صفدر خان، کامران اقبال اعظم، صفدر علی آغا، طاہر عدیل، ظفر اعوان، عدیل احمد آسی، ترغیب بلند نقوی، آنجہانی شمشیر سنگھ شیر وغیرہ شامل ہیں۔۔۔فواد کرامت اور ابو طالب ڈنمارک کے اردو شاعروں میں کئی اعتبار سے سرفہرست شمار ہوتے ہیں۔ محترمہ طاہرہ شمیم حسین کا ناول ''جہنم کے اُس پار''، اسلام ساقی کی کتاب ''ساحل کے ساتھ ساتھ'' اور مرحوم مقبول بھٹی کی کتابیں، ''آئینہ جہلم'' اور ''منزلیں'' بھی قابل ذکر ہیں۔ ''اقبال اکادمی اسکینڈے نیویا، ڈنمارک'' علامہ اقبال کی سوچ و فکر کو متعارف کرانے کے لیے کام کرتی ہے۔اس کے سربراہ غلام صابر کی انگریزی میں دو اور اردو میں ایک کتاب ''اقبال شاعر فردا'' شائع ہو چکی ہیں اور اُن کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے پاکستان کی حکومت نے ان نے انہیں ''صدارتی گولڈ میڈل'' سے نوازا ہے۔ یہ اکادمی ہر سال اقبال کی سالگرہ اور اُن کی برسی کے موقع پر دو تقاریب کا بطور خاص بندوبست کرتی ہے۔ کئی ایک پاکستانیوں نے ''یوٹیوب'' کا سہارا کے لیے بڑے بڑے دلکش، اور بڑی مقناطیسی کشش رکھنے والے ناموں سے، ایسے ''ٹی وی'' بنا رکھے ہیں جہاں وہ اپنے ارمان پورے کرتے اور لوگوں کو تاثر دیتے ہیں کہ، دیکھو ہم نے اپنا ٹی وی قائم کر رکھا ہے۔''

نوشین اقبال اعلیٰ تعلیم یافتہ اور بڑی معتبر شاعرہ ہیں اور غزل و نظم کہنے پر انہیں کمال فنی مہارت حاصل ہے۔۔۔ڈنمارک ریڈیو نے سنہ انیس سو پچاسی میں دوسری پانچ غیر ملکی زبانوں کے ساتھ اردو نشریات کا آغاز بھی کیا، سنہ دوہزار دس میں اردو سروس اور دوسری زبانوں کی نشریات بجٹ کی کمی کی وجہ سے بند کر دی گئیں۔۔۔۔۔فی الوقت ''ریڈیو آپ کی آواز'' اور پاکستانیوں کا سے پہلا اور پرانا ''ریڈیو ہموطن'' ایف ایم ریڈیو موجود ہیں۔ ان کے

علاوہ بھی تین چار ریڈیو ایسے ہیں جو اپنی ہفتہ وار نشریات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چاند شکلا ہدیہ بادی کا آن لائن ریڈیو "سب رنگ" بھی قابل ذکر ہے۔ اس کے علاوہ، اس پر روزانہ ڈینش خبریں شائع کی جاتی ہیں اور نشر بھی کی جاتی ہیں۔۔۔۔ مختصراً یہی کہا جاسکتا ہے کہ ڈنمارک میں ابھی تک تو اردو ہے، اور پہلی اور دوسری نسل تک تو یہ شائد اسی طرح موجود بھی رہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ آثار بتاتے ہیں کہ شاید یہ محض پاکستانی و ہندوستانی گھرانوں میں بول چال تک ہی رہ جائے گی۔۔۔۔ اگر حکومتی سطح پر کام ہو تو امید ہے یہ زبان آنے والوں کیلئے بھی مشعل راہ ہو گی۔

حوالہ جات

۱۔ محمد اقبال اختر، خوشبو کا خیمہ (اسلام آباد، کتاب گھر ۲۰۰۵ء) ص ۱۳۱

۲۔ محمد اقبال اختر، خوشبو کا خیمہ (اسلام آباد، کتاب گھر ۲۰۰۵ء) ص ۱۰۰

۳۔ محمد طاہر خان، (مرتبہ ڈنمارک کے اردو شاعر) UK, London, Urdu Publishers، ۲۰۱۶، ص ۳۰

۴۔ محمد طاہر خان، (مرتبہ ڈنمارک کے اردو شاعر) UK, London, Urdu Publishers، ۲۰۱۶، ص ۴۵

۵۔ محمد طاہر خان، (مرتبہ ڈنمارک کے اردو شاعر) UK, London, Urdu Publishers، ۲۰۱۶، ص ۴۸

۶۔ کامران اقبال اعظم، اس کا وعدہ تھا کل شام، لاہور، نستعلیق مطبوعات، ۲۰۰۷ء، ص ۲۸

۷۔ محمد طاہر خان، (مرتبہ ڈنمارک کے اردو شاعر) UK, London, Urdu Publishers، ۲۰۱۶، ص ۴۲

۸۔ محمد طاہر خان، (مرتبہ ڈنمارک کے اردو شاعر) UK, London, Urdu Publishers، ۲۰۱۶، ص ۱۰۱

۹۔ محمد طاہر خان، (مرتبہ ڈنمارک کے اردو شاعر) UK, London, Urdu Publishers، ۲۰۱۶، ص ۱۰۹

۱۰۔ صفدر علی آغا، تیری باتیں، لاہور، نستعلیق مطبوعات، ۲۰۱۱ء، ص ۹۵

۱۱۔ صفدر علی آغا، تیری باتیں، لاہور، نستعلیق مطبوعات، ۲۰۱۱ء، ص ۵۵

.۱۲ http://urduhamasr.dk>post>defenition/English/humar_1 visited July 28, 2025 at 1:45pm

.۱۳ http://urduhamasr.dk>post>defenition/English/humar_1 visited July 28, 2025 at 1:55pm

.۱۴ http://urduhamasr.dk>post>defenition/English/humar_1 visited July 29, 2025 at 11:00am

۱۵. http://urduhamasr.dk>post>defenition/English/humar_1 visited July 29, 2025 at 1:00pm

۱۶. http://urduhamasr.dk>post>defenition/English/humar_1 visited July 30, 2025 at 2:15pm

❊❊❊